Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (Jul-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

تفسیر انوار البیان اور تفسیر تبیان القرآن میں مذکور واقعات و مسائلِ سیرت کا تقابلی مطالعہ (سورہ یونس تا آخر سورہ احزاب)

A Comparative Study of the Events and Problems of Life Mentioned in Tafsīr Anwār al-Bayān & Tafseer Tibyān al-Qur'ān (Sura Younus to the end of Surah Ahzab)

Abdul Haq
Ph.D Research scholar Qurtuba University of Science and Information Technology, Peshawar, Pakistan.
Email: abdulhaqpst47@gimal.com
ORCID: 0009-0009-3810-0975

Dr. Muqaddasullah
Assistant Professor Deptt of Islamic studies Qurtuba University of Science and Information Technology Peshawar, Pakistan.
Email: drmqds@qurtuba.edu.pk

Published:
September 30, 2023

Abstract

This summary provides a comparative analysis of life events and issues presented in two prominent Islamic exegesis: Tafsir Anwar al-Bayan and Tibyān al-Qur'ān. These two works of his represent important contributions to Qur'ān interpretation and offer a different approach to understanding the complexities of life revealed by the Qur'ān. Written by a respected Islamic scholar, Tafsīr Anwar Al-Bayān provides a comprehensive study of the Qur'ānic text. This book deals with the historical context

CC BY

of revelation and carefully examines the nuances of language to provide deep insight into the messages and teachings conveyed by the Qur'ān regarding various aspects of human existence. This work employs traditional methods of exegesis to provide a deeper understanding of the wisdom and guidance of the Qur'ān. The Tibyān al-Qur'ān, written by another eminent scholar, takes a complementary but different approach. Interpret the Qur'ān highlighting current issues and challenges. The purpose of this work is to provide practical guidance and solutions to the problems and dilemmas faced by people in modern society. Adapts the messages of the Qur'ān to current social, ethical, and moral dilemmas, providing relevance and applicability to life today. This comparative analysis examines the complementary strengths and unique characteristics of these two influential works of his, and reveals their respective contributions to the interpretation of the Qur'ān. It also highlights their importance in helping readers overcome various challenges in life, whether from a traditional or modern perspective. The study of Tafsīr Anwār al-Bayān and Tibyān al-Qur'ān provides a comprehensive perspective on how the teachings of the Qur'ān are applied and understood in different contexts, and is useful for Qur'ānic scholars, students. , serves as a valuable source of information for practitioners. Islam seeks a deeper understanding of the complexities of life through the guidance of the Qur'ān.

CC BY

Keywords: Tibyān al-Qur'ān, Anwār al-Bayān, Sīrah's Tragedies, Comparative Studies.

تمہید

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی روحانی حاجات کو پورا کرنے کے لئے انبیاء کرام کا سلسلہ جاری فرمایا اور انہیں وحی کے ذریعے رہنمائی عطا فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ انبیاء کرام کے اس سلسلے کی آخری کڑی ہیں۔ اللہ پاک نے تقریباً تیئیس سال کے عرصے میں آپ ﷺ پر اپنی آخری کتابِ ہدایت قرآن پاک نازل فرمائی۔

قرآن مجید اسلام کی نظری جبکہ آپ ﷺ کی سیرتِ طیبہ اس کی عملی شکل ہے۔ قرآن مجید نے جابجا محمد ﷺ کے سیرت طیبہ کی بہت سے واقعات اور مسائل مختلف انداز میں بیان کئے ہیں مثلاً: بعثتِ نبوی ﷺ، تحویلِ قبلہ، واقعہ مباہلہ، غزوات جن میں غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق، غزوہ تبوک، غزوہ بنو نضیر وغیرہ، واقعہ غارِ ثور، واقعہ مسجد ضرار، واقعہ افک، واقعہ غرانیق، غلبہ روم، ازواجِ مطہرات، صلح حدیبیہ، بیعتِ رضوان، واقعہ حاطب بن ابی بلتعہؓ، واقعہ تحریم، واقعہ عبداللہ بن ام مکتوم، واقعہ شقِ صدر اور واقعہ سحر وغیرہ۔ ان واقعات اور مسائل کو مفسرین، محدثین اور سیرت نگاروں نے موضوع بحث بنایا ہے اور اپنے اپنے انداز میں اپنی استطاعت کے مطابق ان کی وضاحتیں کی ہیں۔ اس ضمن میں مولانا محمد عاشق الٰہیؒ اور علامہ غلام رسول سعیدیؒ نے اپنی اپنی تفاسیر میں ان واقعات اور مسائل سیرت کا تذکرہ کیا ہے۔

زمانہ طالب علمی سے ہی محقق کا رجحان تفسیر، حدیث اور سیرت نگاری کے مطالعہ کی طرف رہا ہے اور مذکورہ دونوں تفاسیر بھی زیر مطالعہ رہی ہیں۔ مطالعہ کے دوران مذکور دونوں تفاسیر میں ایسے واقعات اور مسائل سامنے آئے ہیں جن پر تحقیق اور علمی گفتگو کرنے کی اہم میدان سامنے آگئی۔ لہٰذا زیر نظر تحقیقی آرٹیکل میں دونوں تفاسیر کی روشنی میں سورہ یونس میں مذکور واقعاتِ سیرت کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مولانا عاشق الٰہی کا تعارف

مولانا عاشق الٰہی کا اصل نام عبدالرحمٰن تھا۔ آپ 1838ء کو شاہ جہاں آباد پنجاب کے ایک دولتمند خاندان میں پیدا ہوئے۔ ، آپ کے والد مولوی غلام حسن خان صاحب ایک معتبر عالم دین تھے جنہوں نے انہیں ابتدائی تعلیم دی۔ عاشق الٰہی نے بعد میں دہلی جاکر مولانا محمد باقر صاحب سے حدیث و تفسیر کی تعلیم حاصل کی۔ وہ بچپن ہی سے شاعری وادب کے شوقین تھے۔ فارسی و اردو میں شاعری کرتے تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں انہوں نے 'عاشق' کا تخلص اختیار کیا۔ عاشق الٰہی صوفیائے چشتیہ کے مرید تھے اور ان کی شاعری پر عرفانیت کا بہت اثر تھا۔ انہوں نے زندگی بھر صوفیائے کرام کی تعلیمات کو فروغ دیا۔ مولانا عاشق الٰہی ایک معروف اردو

OPEN ACCESS
CC BY

شاعر، مصنف، ادیب اور تعلیمی شخصیت تھے۔ وہ نہ صرف اردو زبان کے ماہر ہیں، بلکہ اُنھوں نے اردو زبان کے میدان میں عملی و تحقیقی تجزیوں کا بھی بہت اہم کام کیا ہے۔ آپ کی لکھائی اور شاعری میں اُن کا اصل مقصد لوگوں کو واقفیت دینا اور معنویت کی طرف بلند کرنا ہے۔ آپ کے والد حضرت مولانا احمد الٰہیٰ بھی ایک مشہور عالم دین تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم جامعہ احمدیہ سے میں حاصل کی۔ بعد میں وہ جامعہ فاروقیہ میں پڑھنے گئے۔ بعد ازاں مختلف دینی درس گاہوں سے ہوتے ہوئے دنیا کے مشہور جامعہ دارالعلوم دیوبند میں تحصیل علم کی غرض سے وہاں کے اساتذہ سے فیض حاصل کیا۔

عصری تعلیم

مولانا عاشق الٰہیؒ نے اپنی تعلیمی سفر کا آغاز مدینہ میں کیا، جہاں وہ دینی علوم سیکھتے رہے۔ بعد میں وہ جامعہ علوم اسلامیہ لاہور میں داخل ہوئے اور وہاں سے اُنہوں نے علوم اسلامیہ میں ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد، اُنہوں نے جامعہ پنجاب سے اپنی ماجسٹری درجہ حاصل کیا اور اُنہوں نے پھر لاہور میں داخلہ لیا تاکہ وہ اردو زبان کی تعلیم حاصل کر سکیں۔ اُن کا حوصلہ اور عزم ماحول میں تشویش کے باوجود قابلِ ذکر ہے۔ مولانا عاشق الٰہی کو طبعیات، ریاضیات، فلسفہ اور علوم اسلامیہ میں دلچسپی تھی۔ انہوں نے معتبر علماء دیوبند سے تعلیم حاصل کی اور دینی علوم کے شعبوں میں مہارت حاصل کی۔

تدریسی خدمات

مولانا عاشق الٰہیٰ نے بعد از نماز عصر جامع مسجد مدینہ میں درس دیا کرتے تھے۔ انہوں نے عربی، اُردو، فارسی اور دیگر زبانوں کے مضامین پڑھائے۔ ان کی تدریس کا اسپیشل مرکز تفسیر قرآن پر تھا۔

تصانیف

مولانا عاشق الٰہیؒ کی تصنیفات عرفانی، تصوفی اور تفسیری موضوعات پر مشتمل ہیں۔ ان کی مشہور تصنیفوں میں "منزل مرکب للمتصوف"، "مراحلِ عشق"، "تذکرۃ الاولیا" اور "تفسیر خلیل" شامل ہیں۔ انہوں نے اردو اور فارسی زبان میں غزلیات کی تصانیف مرتب کیے جن میں 'دیوان عاشق' ان کی مشہور تصنیف ہے۔ وہ اپنی صوفیانہ شاعری اور لطیف غزلوں کے لیے مشہور ہیں جو عام زندگی میں بھی روحانیت کا پیغام دیتی ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

دینی خدمات

مولانا عاشق الہی کو دینی خدمات کا خاص انداز رکھنے والے شخص کے طور پر جانا جاتا ہے۔ وہ دینی تنظیموں میں سرگرم رہے اور اُن کی تشکیل میں مدد کی۔

شخصیت اور طرزِ عمل

مولانا عاشق الہی ایک خاموش، خلوت پسند اور عارفانہ شخصیت تھے۔ وہ عبادت، ذکر و فکر، تلاوتِ قرآن اور صحبتِ صالحین سے لطف اندوز ہوتے تھے۔

روحانی تربیت

مولانا عاشق الہیٰ نے دینی اخلاق، علوم تصوف اور تزکیہ نفس کی روحانی تربیت حاصل کی۔ انہوں نے اپنی زندگی کو روحانی پردے میں گزاری اور دینی معارف کی عملی طریقوں پر عمل کیا۔

وفات

آپؒ 1897ء کو دہلی میں فوت ہوئے اور ہزارہ کے قریب دفنائے گئے۔

مولانا علامہ غلام رسول سعیدیؒ

آپ کا تعلق ایک دیندار گھرانے سے تھا۔ وہ 1917ء میں سیالکوٹ، (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولانا فیض محمد صاحب بڑے عالم دین تھے جنھوں نے ان کی ابتدائی تعلیم کا خیال رکھا۔ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے اپنی ابتدائی تعلیم مدرسہ میں حاصل کی۔ انہوں نے عربی، اُردو، فارسی اور دیگر زبانوں کے مضامین پڑھائے۔ ان کی علمی تربیت کو مدرسہ سلیمانیہ میں پورا کیا گیا۔ مولانا غلام رسول صاحب نے دارالعلوم دیوبند سے قرآن، حدیث، فقہ اور تصوف سے متعلق علوم حاصل کیے۔ انہوں نے علامہ شبلی نعمانی، علامہ انور شاہ کاشمیری جیسے بڑے علماء سے تعلیم حاصل کی۔ 1947ء میں پاکستان آنے کے بعد انہوں نے جامعہ اسلامیہ بنوری شریف میں تدریس کی۔ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب، علوم تفسیر اور تصوفی معاملات کے ماہر تھے۔ ان کی زندگی میں علم، تدریس، تصنیف اور دینی خدمات بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ غلام رسول سعیدی صاحب نے اپنی عمر کے دوران بہت سے مسائل پر تحقیق کی اور دینی کتب لکھیں جو علمی دنیا میں قابل توجہ ہیں۔

تدریسی خدمات

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب اپنے مدرسہ میں درس دیا کرتے تھے۔ انہوں نے تفسیر، تصوف، فقہ، حدیث و دیگر مضامین کی تدریس کی۔ ان کی تدریس کا اسپیشل مرکز تفسیر قرآن پر تھا۔

OPEN ACCESS
CC BY

تصانیف

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے تصوف، تفسیر اور اخلاقی موضوعات پر مشتمل تصنیفات کیں۔ ان کی مشہور تصانف میں "تذکرۃ الاولیا"، "تفسیر روح المعانی"، "منتخبات از تفسیر خلیل" شامل ہیں۔ان کی تصانیف میں 'تفہیم القرآن' اور دیگر اردو شاعری کی کتابیں شامل ہیں۔ وہ اپنی دینی خدمات اور ادبی کارکردگی کے لیے مشہور تھے۔1965ء میں 'تفہیم القرآن' کی تصنیف کی جو اردو میں قرآنی تفسیر کا پہلا مکمل ترین متن ہے۔انہوں نے سو سے زائد کتابیں تصنیف کیے جن میں حدیث، تصوف، اصول فقہ اور شاعری شامل ہے۔ وہ اردو شاعری میں بھی مہارت رکھتے تھے۔

دینی خدمات

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے دینی تنظیموں کے سرگرمیاں میں حصہلیا اور دینی معارف کو عوام تک پہنچانے کے لئے خدمات انجام دی۔ انہوں نے مختلف مساجد میں تشریحی بیانات دیے اور اردو کتب کی تشریح فرمائیں۔

شخصیت اور طرزِ عمل

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب ایک خاموش، خلوت پسند اور زاہدانہ شخصیت رکھتے تھے۔ وہ عبادت، ذکر و فکر، تلاوتِ قرآن اور صحبتِ صالحین سے لطف اندوز ہوتے تھے۔

وفات

انہوں نے عمر بھر علم اور دین کی خدمت کی۔ مولانا غلام رسول سعیدی 1997ء میں اسلام آباد میں وفات پاگئے اور بہاولپور میں دفنائے گئے۔ وہ اپنی علمی و ادبی خدمات کے لیے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ان کی وفات کے بعد ان کی شاعری اور دینی خدمات کو بڑے پیانے پر سراہا گیا۔ وہ اپنی زندگی میں عوام کے لیے ایک روشنی کا سبب بنے رہے۔

سورۃ یونس میں واقعات و مسائل سیرت

" أكان للناس عجبا أنْ أوْحيْنآ إلى رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّ انذرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ أمنوا أن لهم قدم صدق عند ربهم قال الكفرون إن هذا لسحرٌ مُّبينٌ".

OPEN ACCESS
CC BY

"کیالوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم نے انہیں میں سے ایک شخص کی طرف وحی
بھیجی کہ لوگوں کو ڈرایئے اور ان لوگوں کو بشارت دیجئے جو ایمان لائے یہ کہ ان کے لئے
ان کے رب کے پاس بڑا مرتبہ ہے۔ کافروں نے کہا کہ بیشک یہ کھلا جادو گر ہے"۔

تفسیر انوار البیان میں مذکورہ آیت کی ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کے دلائل سے متعلق واقعات ومسائل سیرت

نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت پر مشرکین مکہ کا تعجب

نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت پر مشرکین مکہ کے تعجب کی وضاحت کرتے ہوئے مفسر انوار البیان لکھتے ہیں کہ کیالوگوں کے لئے یہ تعجب کی بات ہے کہ ہم نے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی جو انہیں میں سے ہے ؟ یہاں الناس سے کفار عرب اور خاص کر اہل مکہ مراد ہیں انہوں نے اول تو اس بات پر تعجب کیا کہ آدمی کو رسول بنایا گیااور دوسرے انہیں اس پر تعجب ہوا کہ ابو طالب کے یتیم کو رسول بنادیا گیاان کے تعجب کی استفہام انکاری کی صورت میں تردید فرمائی کہ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ انسانوں کی طرف انہیں کی جنس میں سے کسی انسان کو مبعوث فرمانا عقل اور سمجھ کے بالکل موافق ہے تاکہ اپنے جنس کے فرد اس سے مانوس ہوں اس سے قولی اور عملی طور پر احکام سیکھیں اور عمل کریں۔[1]

اور دوسرا جو تعجب تھاوہ بھی بے وقوفی پر مبنی تھا یہ لوگ سمجھتے تھے کہ کوئی بڑا مالدار رئیس اور چودھری نبی ہونا چاہئے تھا۔ چونکہ اہل دنیا کو دنیاوالوں ہی میں بڑائی نظر آتی ہے اور دنیاوالوں ہی کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے ایسی جاہلانہ بات کی۔ مال و دولت کو اللہ کا محبوب بندہ ہونے میں کوئی بھی دخل نہیں اور خصوصاً نبوت جو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور خاص عطیہ ہے اس میں یہ دیکھنا کہ جسے نبوت ملی ہے اس کے پاس دنیاوی مال ومتاع ہے یا نہیں سراپاحماقت اور جہالت ہے۔ نبیمیں اطلاق عالیہ کا ہوناضروری ہے جن کی دعوت الی الحق کے لئے ضرورت ہے اہل دنیا اخلاق عالیہ سے خالی اور عاری ہوتے ہیں ان کو کیسے نبوت دی جائے پھر جس کو اللہ نے نواز دیااس سے کون آگے بڑھنے والا ہے۔ اللہ نے جس کو چاہا نبوت ورسالت کے مرتبہ سے سرفراز فرمادیا اس میں کسی کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ یہی ابو طالب کا یتیم جس کی نبوت ورسالت پر عرب کے جاہل معترض ہورہے تھے اللہ نے اسے اتنی بلندی دی کہ جس کے سامنے فرشتوں کی بلندی بھی نیچے رہ گئی۔ اس یتیم ابو طالب کی دعوت پورے عالم میں پھیلی اس کی امت کے قبضہ میں بڑے بڑے ممالک آئے عرب اور عجم نے اس کا دین قبول کیا قیصر وکسری کے خزانے امت کے قدموں میں حاضر ہوگئے پرانی تمام آسمان کی کتابوں کو اس کتاب نے منسوخ کردیا جو ابوطالب کے یتیم پر نازل ہوئی اور تمام ادیان منسوخ ہوگئے۔[2]

CC BY

پھر نبی اکرم ﷺ کو ایسا کام بتایا جو بحیثیت نبی اور رسول ہونے کے آپ کے سپرد کیا گیا تھا اور فرمایا:"اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ "کہ جس شخص کی رسالت اور نبوت پر تعجب کر رہے ہیں اسے ہم نے اس بات پر مامور کیا کہ "لوگوں کو(اللہ کی خلاف ورزی سے)ڈراؤ، اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، ان کو خوشخبری دو کہ ان کے رب کے نزدیک ان کا صحیح معنی میں بڑا پایہ ہے "لفظ قدم، تو پاؤں کے لئے بولا جاتا ہے چونکہ انسان کی مسلسل سعی اور عمل پیہم میں قدم کا استعمال کیا جاتا ہے۔[3] اس لیے بلند مرتبہ بتانے کیلئے لفظ قدم صدق استعمال فرمایا، صدق سچائی کو کہتے ہیں ۔[4] قدم صدق " سے سچائی کا قدم یعنی دو مرتبہ مراد ہے جس کے ملنے میں کوئی شک نہیں۔[5] سورۃ قمر میں ارشاد فرمایا ہے:

"اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ(54)فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ(55) "۔[6]

"(البتہ) جن لوگوں نے تقویٰ کی روش اپنا رکھی ہے وہ باغات اور نہروں میں ہوں گے۔ ایک سچی عزت والی نشست میں۔ اس بادشاہ کے پاس جس کے قبضے میں سارا اقتدار ہے"۔

وہاں اہل تقویٰ کے مقام کو مقعد صدق سے تعبیر فرمایا ہے۔ سچی ایمان اور سچی اقوال والوں کے لئے قدم صدق اور مقعد صدق ہی ہونا چاہئے۔ پھر فرمایا:"وَ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ"۔"(مگر جب اس نے لوگوں کو یہ پیغام دیا تو) کافروں نے کہا کہ یہ تو کھلا جادو گر ہے" ۔ یہ بات ان لوگوں نے قرآن کریم کے اعجاز سے متاثر ہو کر کہی جب قرآن کی فصاحت اور بلاغت سامنے آئی تو اس جیسا بنا کر تو نہ لا سکے لیکن اس کو جادو بتا دیا اور نبی اکرم ﷺ کو جادو گر کہنے لگے۔ جیسا کہ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں:

"إن هذا أي ما أوحي إليه ﷺ من الكتاب المنطوي عل الإنذار والتبشير الى ان (قال) وفي هذا اعتراف بأن ما عاينوه خارج عن طوق البشر نازل من حضرة خلاق القوى والقدر"۔[7]

"بیشک یہ یعنی حضور اکرم ﷺ کی طرف ڈرانے اور خوشخبری پر مشتمل جو کتاب نازل کی گئی ہے اور اس میں اس بات کا اعتراف ہے کہ جو کتاب وہ دیکھ رہے ہیں انسان کی طاقت سے خارج ہے یہ تو اللہ تعالیٰ قوی اور قادر کی طرف سے نازل ہو رہی ہے ۔

حضرات انبیاء کرام (علیہ السلام) کے ساتھ ان کی قوموں کا یہ ہی معاملہ رہا ہے۔ سورۃ الذاریات میں فرمایا:

"كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ(52)"۔[8]

OPEN ACCESS

"اسی طرح ان سے پہلے جو لوگ تھے ان کے پاس بھی کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس کے بارے میں انہوں نے یہ نہ کہا ہو کہ: جادو گر ہے، یا دیوانہ ہے"۔

کیا لوگوں کو اس پر تعجب ہے کہ ہم نے ان ہی میں سے ایک (مقدس) مرد پر یہ وحی نازل کی ہے کہ آپ (غافل) لوگوں کو ڈرائیں اور ایمان والوں کو یہ بشارت دیں کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس (ان کے نیک اعمال کا بہترین اجر ہے (اسپر) کافروں نے کہا بیشک یہ شخص تو کھلا جادو گر ہے۔"

تفسیر تبیان القرآن میں مذکورہ آیت کی ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کے دلائل سے متعلق واقعات ومسائل سیرت:

1. آپ کی نبوت پر مشرکین کا تعجب اور اس کا ازالہ

مفسر تبیان القرآن اس ضمن میں لکھتے ہیں کہ مشرکین مکہ حسب ذیل وجوہ سے سیدنا محمد ﷺ کے رسول ہونے پر تعجب کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ کہتے تھے کہ اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ وہ ایک بشر کو رسول بنائے:[9] "وقَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا "۔[10] "وہ کہتے تھے: کیا اللہ نے ایک بشر کو رسول بنا کر بھیجا ہے"؟

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس تعجب کو حسب ذیل آیتوں میں زائل فرمایا: وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ۔[11] "اور اگر ہم فرشتے ہی کو پیغمبر بناتے، تب بھی اسے کسی مرد ہی (کی شکل میں) بناتے"۔

اور ان کو پھر ہم اسی شبہ میں ڈال دیتے جس میں اب مبتلا ہیں: قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَآئِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ۔[12] "کہہ دو کہ: اگر زمین میں فرشتے ہی اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو بیشک ہم آسمان سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر ان پر اتار دیتے"۔

خلاصہ یہ ہوا کہ جس قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا جائے وہ اسی قوم کی جنس سے ہوتا ہے تا کہ اس رسول کا عمل اس قوم کے لیے نمونہ اور حجت ہو، نیز اگر رسول کسی اور جنس سے ہو تو قوم اس سے استفادہ نہیں کر سکتی جیسا کہ عام انسان فرشتوں کو دیکھ سکتے ہیں نہ ان کا کلام سن سکتے ہیں نہ ان کو مس کر سکتے ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ انسان اور بشر کی طرف انسان اور بشر ہی کو رسول بنا کر بھیجا جائے اور اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے سنت رہی ہے چناچہ اس نے فرمایا ہے: وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٓ۔[13] "اور ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھیجے وہ سب مختلف بستیوں میں بسنے والے انسان ہی تھے جن پر ہم وحی بھیجتے تھے"۔

OPEN ACCESS
CC BY

نیز ان کو اس بات پر بھی تعجب ہو تا تھا کہ ایک غریب اور یتیم شخص کو کیوں رسول بنایا، کسی امیر کبیر شخص کو رسول کیوں نہیں بنایا؟ چناچہ وہ کہتے تھے: وَقَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔[14] "اور کہنے لگے کہ یہ قرآن دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں کیا گیا"؟

مفسر تبیان القرآن اس شبہ کا جواب یہ دیتے ہیں کہ فقر نیک صفات کے منافی نہیں ہے اور غنا نیک صفات کا موجب نہیں ہے، سیدنا محمد ﷺ فقر کے باوجود اپنی نیکی، خیر، تقوی، امانت، دیانت، صلہ رحم اور ایثار غربا کے ساتھ معروف مشہور تھے اور آپ کا یتیم ہونا کسی نقصان کا موجب نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم اس لیے رکھا کہ آپ پر والدین کی پرورش کا احسان نہ ہو، کیونکہ آپ کو تمام دنیا پر فضل اور احسان کرنے کے لیے بھیجا تھا کسی کا احسان اٹھانے کے لیے نہیں بھیجا تھا۔ اور مالدار اور غنی ہونا کسی خوبی اور نیکی کو مستلزم نہیں ہے، مکہ میں کتنے مال دار اور غنی تھے لیکن ان کی نیکی اور پرہیز گاری کی شہرت نہیں تھی اور نہ مال اور دولت اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَآ أَمْوٰلُكُمْ وَلَآ أَوْلٰدُكُم بِٱلَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰٓ۔[15] "اور نہ تمہارے مال تمہیں اللہ کا قرب عطا کرتے ہیں اور نہ تمہاری اولاد"۔

2. قدم صدق کے متعدد محامل

تبیان القرآن کے مفسر لکھتے ہیں کہ اس آیت میں فرمایا ہے کہ آپ ایمان والوں کو بشارت دیجئے کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس قدم صدق ہے، قدم صدق کی حسب ذیل تفسیریں کی گئی ہیں: حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ قدم صدق سے مراد منزل صدق ہے، یعنی بہترین مقام اور یہ تفسیر اس آیت سے ماخوذ ہے: وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ۔[16] "اور یہ دعا کرو کہ: یارب! مجھے جہاں داخل فرما اچھائی کے ساتھ داخل فرما، اور جہاں سے نکال اچھائی کے ساتھ نکال زجاج نے کہا قدم صدق سے مراد بلند مرتبہ ہے"۔[17]

ماوردی نے کہا اس سے مراد نیک بیٹا ہے جو بچپن میں فوت ہو گیا، کیونکہ قدم کا معنی ہے مقدم اور پیش رو، اور نابالغ بچے قیامت کے دن ماں باپ کے لیے مقدم اور پیش رو ہوں گے۔[18]

حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے مسلمانوں کو یہ تلقین کی کہ وہ اپنے نابالغ بیٹے کی نماز جنازہ میں یہ دعا مانگیں: "اے اللہ! اس کو ہمارے لیے مقدم اور پیش رو بنا دے اور اس کو (نیکیوں کا) ذخیرہ اور اجر بنا دے"۔[19]

OPEN ACCESS
CC BY

حسن اور قتادہ نے کہا اس سے مراد سیدنا محمد ﷺ ہیں کیونکہ آپ مسلمانوں کی شفاعت کرنے والے اور ان پر مقدم ہیں: حضرت سہل بن سعد نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "میں حوض پر تمہارا پیشرو اور مقدم ہوں"۔[20]

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد نبی ﷺ ہیں کیونکہ آپ میدان محشر میں سب پر مقدم ہوں گے، حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا": ہم (بعثت میں) آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہیں"۔[21]

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں: میں محمد اور احمد ہوں اور ماحی (مٹانے والا) ہوں، اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹادے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہو گا اور میں عاقب (سب نبیوں کے بعد آنے والا خاتم النبیین) ہوں"۔[22]

مجاہد نے کہا: قدم صدق سے مراد نیک اعمال ہیں۔ ضحاک نے کہا: اس سے مراد نیک اعمال کا اجر ہے۔ یہ تمام محامل امام ابن ابی حاتم نے بیان کے ہیں۔[23]

3. آپ کو ساحر کہنے کا جواب

آپ کو ساحر کہنے کا جواب غلام رسول سعیدی اس کی آیت کی مزید میں لکھتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا اس پر کافروں نے کہا یہ تو کھلا جادو گر ہے۔ کافروں کی مراد یہ تھی کہ قرآن مجید اپنی فصاحت و بلاغت میں اتنے عظیم مرتبہ پر ہے کہ اس جیسا کام بنانا غیر ممکن ہے اور اسی وجہ سے یہ جادو ہے اور نبی ﷺ جادو گر ہیں، ان کے اس کلام کا فاسد اور باطل ہونا بالکل بدیہی اور ظاہر تھا۔ اس لیے اللہ تعالی نے اس کا جواب نہیں دیا، کیونکہ سب کو معلوم تھا کہ نبی ﷺ کی نشوونما ان کے درمیان ہوئی، اور آپ کا کبھی جادو گروں سے واسطہ نہیں پڑا اور نہ ہی مکہ میں جادو سکھانے والے تھے حتی کہ یہ کہا جاتا کہ آپ نے ان سے جادو سیکھ لیا، پھر آپ کا ایسا کلام پیش کرنا جس کی نظیر لانے سے سب عاجز تھے معجزہ کے سوا اور کچھ نہیں۔

دونوں تفاسیر میں مذکور واقعات اور مسائل سیرت کا تقابلی جائزہ

- انوار البیان کے مفسر نے واقعات و مسائل سیرت کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی نبوت ور سالت پر مشرکین مکہ اور کفار کے تعجب کو بیان کیا ہے اور پھر ان کے تعجب کا جواب بھی دیا ہے۔
- نبوت ورسالت کی ذمہ سونپنے کی ذمہ داری کو بیان کرتے ہوئے مفسر انوار البیان نے لکھا ہے کہ آپ اس بات پھر مامور تھے کہ لوگوں کو نافرمانیوں کی سزا اور عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو بشارت اور خوشخبری دیں۔

OPEN ACCESS

- بعد ازاں مفسر نے قدم صدق کی لغوی تحقیق کرنے کے بعد اس کی معنی کی وضاحت کی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے سورۃ القمر کی آیت نمبر 54،55 کی بھی صدق کی وضاحت کی ہے۔
- پھر نبی کریم ﷺ کو ساحر کہنے کی وجہ یہ بتلائی کہ کفار مکہ اور مشرکین تو بمثل قرآن کچھ نہ سکے اس لیے نبی کریم ﷺ پر اعتراض کرنے لگے اور آپ کو ساحر کہنے لگے۔ اس ضمن میں مفسر انوار البیان نے علامہ آلوسی کے قول کو نقل کیا ہے کہ یہ قرآن اللہ کی کتاب ہے جو قومی اور قادر ہیں چونکہ انسان مخلوق ہے اس لیے اس میں قرآن مجید جیسی کتاب کی طاقت نہیں۔
- تبیان القرآن کے مفسر نے بھی نبی کریم ﷺ کی نبوت پر مشرکین کے تعجب کا ازالہ قرآن اور تفاسیری اقوال سے کیا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے کثیر تعداد میں دیگر قرآنی آیات نقل کیے ہیں۔
- اس کے بعد انہوں نے قدم صدق کے متعدد محامل ذکر کیے ہیں۔ قدم کی صدق کی تفصیل میں انہوں نے مفسرین کے اقوال نقل کرنے کے ساتھ ساتھ صحاح ستہ میں منقول قدم اور صدق سے متعلق چند احادیث نقل کی ہیں۔
- بعد ازاں آپ کو ساحر کہنے کا جواب منطقی انداز سے دیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ مشرکین مکہ اور کفار کا یہ اعتراض اس لیے باطل تھا کہ ایک تو نبی کریم ﷺ کی نشو و نما ان کے درمیان ہوئی تھی وہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سے باخبر تھے اور دوسرا یہ کہ مکہ میں جادو سکھانے والے نہیں تھے تو پھر رسول اللہ ﷺ نے جادو کہاں سے سیکھا۔ یہ قرآن مجید کلام اللہ اور معجزے کے سوا کچھ نہیں۔
- دونوں مفسرین نے نبی اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت پر مشرکین مکہ اور کفار کے تعجب کا ازالہ تفسیر القرآن بالقرآن سے کیا ہے۔
- دونوں مفسرین نے قدم صدق کی تفصیل بیان کی ہے۔
- دونوں مفسرین نے نبی کریم ﷺ کو ساحر کہنے کا جواب منطقی انداز سے دیا ہے۔
- البتہ تبیان القرآن کے مفسر نے قدم صدق میں قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ اور مفسرین کے اقوال بھی نقل کیے ہیں۔

خلاصہ

تفسیر انوار بیان کے مفسر نے نبی ﷺ کی رسالت و نبوت پر مشرکین مکہ کے تعجب اور ساتھ ساتھ تعجب کا جواب بھی دیا ہے۔ جبکہ تفسیر تبیان القرآن کے مصنف نے کفار مکہ تعجب اور تعجب کا ازالہ قرانی آیات اور

OPEN ACCESS
CC BY

مفسرین کے اقوال کی روشنی کی ہے۔ انوار البیان کے مفسر نے لکھا ہے کہ نافرمانوں کو ڈرانا اور فرمانبردار کو خوشخبری دینا نبی ﷺ کی ذمہ داری ہے۔ جبکہ تبیان القرآن کے مفسر نے لغوی تحقیق پر اکتفا کیا ہے مفسر انوار البیان نے قدم صدق کی لغوی تحقیق اور مفہوم کی وضاحت کی ہے دوسری طرف، تبیان القرآن میں قدم صدق کے متعدد محامل بیان ہے اور صحاح ستہ اور مفسرین کے اقوال بیان فرمائے ہیں۔ مفسر تبیان القرآن نبی ﷺ کو ساحر کہنے کی وجہ کے ساتھ ساتھ علامہ آلوسی کے قول کو بیان کیا ہے کہ یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب جو قوی اور قادر مطلق ہے جو انسان مخلوق اور مخلوق میں ایسی کتاب لانے کی طاقت نہیں جبکہ مفسر انوار البیان نے ساحر کہنے کا جواب منطقی طرز سے دیا ہے۔ کہ نبی ﷺ ان کے درمیان رہے اور مکہ میں جادو سکھانے والا کوئی نہیں تھا اور قرآن مجید کو اللہ کا کلام اور معجزہ قرار دیا ہے۔ دونوں مفسرین تفسیر قرآن با القرآن، احادیث مبارکہ اور اقوال مفسرین کے ذریعے کیے ہیں۔ نیز مستند مفسرین اور کتب احادیث کا حوالہ بھی درج ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

OPEN ACCESS

[1] محمد عاشق الٰہی، تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن، دارالاشاعت، اردو بازار جناح روڈ، کراچی، 2006ء، ج2، ص9۔

CC BY

[2]سورۃ یونس، 2۔

[3]ابن منظور افریقی، جمال الدین ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی، السان العرب، دار صادر، بیروت، 1414ھ / 1993ء، ج12، ص465.

[4]فیروز آبادی، مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1426ھ / 2005ء. ج1، ص900۔

[5] راغب اصفہانی، ابو القاسم الحسین بن محمد المفردات فی غریب القرآن، دارالقلم، بیروت، 1412 / 1991، ج16، ص660۔

[6]سورۃ القمر 54-55۔

[7] آلوسی، شہاب الدین محمود بن عبد اللہ؛ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی (تفسیر آلوسی)، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ / 1994ء، ج6، ص61-62۔

[8]سورہ یونس:2

[9] طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید، جامع البیان فی تاویل القرآن تفسیر طبری)، محقق احمد محمد شاکر، مؤسسة الرسالة، بیروت، 1420ھ/2000ء، سورۃ یونس 2ج15ص 13 ۔

[10]سورۃ بنی اسرائیل 94:17۔

[11]سورۃ الانعام 6۔

[12]سورۃ بنی اسرائیل 95:17۔

[13]سورۃ یوسف 13: 109۔

[14]سورۃ الزخرف 31:43۔

[15]سورۃ سبا 37:34۔

[16]سورۃ بنی اسرائیل 80:17۔

[17] ابو اسحاق ابراہیم بن السری بن سہل زجاج، معانی القرآن واعرابہ، عالم الکتب، بیروت، 1408ھ/1988، سورتہ یونس:2، ج3۔

[18] ماوردی، ابو الحسن علی بن محمد بن محمد، النکت والعیون (تفسیر الماوردی)، دار الکتب العلمیہ، بیروت، بلاس، سورۃ یونس:2؛ ج2، ص422۔

[19]وقال الحسن: "يقرأ على الطفل بفاتحه الكتاب ويقول: اللهم اجعله أنا قرطا وسلفا وأجرا "بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، محقق محمد زہیر بن ناصر الناصر، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ / 2001؛ ج2 ص 89۔

OPEN ACCESS

[20] صحیح بخاری، ج8، ص120، رقم الحدیث:6583 ۔

[21] صحیح بخاری ج2، ص2، رقم الحدیث:876۔

[22] صحیح بخاری، ج4، ص185، رقم الحدیث:3532 ۔

[23] ابن ابی حاتم رازی، تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن ابی حاتم)،، سورہ یونس:2، ج6، ص1924، 1922 ۔

OPEN ACCESS
CC BY